حد سے نکل جانے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

جو لوگ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے ہیں۔ وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اور جو لوگ قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمان ہیں۔ یہ لوگ حد سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔

سورہ نساء آیات 13 تا 14 پارہ 4

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے اور اُس کی مقرر کی ہوئی حدوں سے نکلیں گے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کو کھول کھول کر سمجھایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والا کہہ رہے ہیں اور جو قرآن پاک کی حدوں سے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان بن جاتا ہے۔ کیونکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا پیغام تھا اس پیغام پر آپ ﷺ نے بھی عمل کیا اور ہم تک پہنچایا آپ ﷺ کی زبان سے ادا ہوا۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے تو یہ پیغام اسی طرح ہمیں آپ ﷺ نے سنایا انہوں نے بھی فرمایا قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے دونوں کے الفاظ ایک ہیں پورا قرآن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کے ذریعے ہم تک پہنچایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ سورہ الحاقہ کی آیت نمبر 40 میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ قرآن پاک معزز رسول ﷺ یعنی پیغام پہنچانے والے کا کلام ہے۔

اب اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں اطیعو اللہ و اطیعو الرسول۔ یعنی قرآن پاک معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ ان آیات میں اطیعو اللہ و اطیعو الرسول پر عمل کرنے والا انسان قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والا ہے۔ اور قرآن پاک کی حدوں سے نکلنے والا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے۔ آئیں ان آیات کو ذرا مختلف آیات سے سمجھتے ہیں۔ حدوں کو سمجھنے کے لیے یہ آیات دیکھتے ہیں۔ کہ اطیعو اللہ و اطیعو الرسول کسے کہتے ہیں۔

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں رسول ﷺ کا قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام خطاب ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔ اور نہ بھلائی دینا ہے۔ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔ اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔ صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔ یعنی اطیعو اللہ اور اطیعو الرسول کا مطلب قرآن پاک کی

اطاعت کرنا ہے۔۔

وہ لوگ حد سے نکلنے والے لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک سے منہ موڑنے والے ہوں گے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے نہیں۔۔

سورہ طہٰ۔ آیات 124 تا 127۔ پارہ 16

اور جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا۔ اے میرے رب۔ دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا۔ یہاں مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں اسی طرح جب ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں۔ تو تم نے انہیں بھلا دیا تھا۔ اس طرح تو بھی آج بھلا دیا جائے گا۔ اس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لانے والوں سے بدلہ لیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو میری نصیحت یعنی قرآن پاک سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔ یہاں تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے کہ جب میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تم نے بھی یہی سلوک کیا تھا یعنی میری آیات سے اندھے بنے رہے تھے۔ لہٰذا تم جو بنے ہوئے تھے میں نے وہی سچ مچ کا بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم اسطرح حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو شدید اور ہمیشہ کے لیے رہنے والا ہے۔۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حد سے گزرنے والے لوگ وہ ہیں۔ جو قرآن پاک سے اندھے بنے ہوئے ہیں یعنی فرقے بنا کر مرتد ہو چکے ہیں۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے۔

اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقے بنانے سے منع کیا اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا۔ اگر فرقہ پرستوں نے اس کو مانا ہوتا تو یہ ایمان ہوتا۔ انہوں نے تو رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو مانا ہی نہیں۔ وہ تو آیات پر ایمان لائے ہی نہیں۔ یہ حد سے نکلنے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے تو اپنا راستہ الگ کر لیا۔ اور قرآن پاک کے پیغام سے اندھے بن گئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن بھی اندھا اُٹھائیں گے۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بدلہ ہے۔ جو لوگ اس کی آیات سے رکھتے ہیں۔ اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ کیا میں اس لیے اپنی کتاب بھیجنا چھوڑ دوں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

سورہ زخرف۔ آیات 2 تا 5۔ پارہ نمبر 25

اور واضح کتاب کی قسم یعنی کتاب مبین کی قسم کہ ہم نے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تا کہ تم اسے سمجھو اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند مرتبہ ہے۔ اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ کیا ہم تم کو نصیحت یعنی کتاب بھیجنا چھوڑ دیں اس وجہ سے کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

خواتین و حضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو عربی میں نازل کرنے کی وجہ بتا رہے ہیں اور ان آیات میں اللہ تعالیٰ قسم بھی اُٹھا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک کے لیے قسم اُٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور واضح کتاب کی قسم یعنی کتاب مبین کی قسم یعنی قرآن پاک کی قسم کہ ہم نے عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تا کہ تم اسے سمجھو۔ اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند مرتبہ ہے۔ اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ کیا ہم تم کو نصیحت یعنی کتاب بھیجنا چھوڑ دیں اس وجہ سے کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ ان آیات میں ان تمام اُن لوگوں کی بات ہو رہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو کسی بھی طور قبول نہیں کرتے۔ اور یہ حد سے نکل جانے والے لوگ ہیں۔

خواتین و حضرات:۔

کیا اللہ تعالیٰ کا قسم اُٹھانا کوئی معمولی بات ہے میرا ایک سوال ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ قرآن پاک کی آفاقی کتاب کے ذریعے قسم اُٹھا رہے ہیں اور دوسری طرف دنیا کے تمام فرقے ایک طرف ہوں۔ تو آپ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی قسم پر اعتبار کریں گے جو انہوں نے قرآن پاک کے ذریعے اُٹھائی ہے یا آپ دنیا

کے لوگوں پر بھروسہ کریں گے۔ جو قرآن پاک کی مخالفت کے لیے اُٹھائی جا رہی ہو۔

میرے پاک رب کی قسم کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کے مقابلے میں ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قسم اُٹھا رہے ہیں قرآن پاک کی۔ کہ یہ وضاحت کرنے والی کتاب ہے۔ اس میں ہر بات کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔ تاکہ تم اسے سمجھو۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ایک بات کو بار بار دہراتے ہیں اور مختلف طریقوں سے دہراتے ہیں تاکہ بندہ اچھی طرح سمجھ جائے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ تو قسم اُٹھا رہے ہیں کہ میں نے تو وضاحت کرنے والی کتاب بنائی ہے فرقہ پرست اس بات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کہ نماز کا طریقہ کہا ں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کبھی ہدایت نہیں دے گا۔ یہ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں۔ اور گمراہ ہی مریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسے عربی زبان میں یعنی اس قوم کی زبان میں نازل کیا تاکہ لوگ عقل حاصل کر سکیں اور یہ قرآن لوح محفوظ میں اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بلند مرتبہ ہے

خواتین و حضرات

اتنی گرانقدر کتاب کے ہوتے ہوئے ہم صرف اس لیے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں کہ ہم اسے اردو میں نہیں سمجھتے۔ قرآن پاک سے پہلے جتنی بھی کتابیں آئیں ان کا نام بھی نصیحت تھا اور اس قرآن کا نام بھی نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا ہم نصیحت یعنی کتاب اسی لیے بھیجنا چھوڑ دیں کہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

وہ لوگ زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ۔۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے نہیں۔ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔ تو ساری زندگی اپنے فرقے کو پرموٹ نہ کرتے۔۔ بلکہ قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے ہوتے۔ یہ تو ساری زندگی اپنے فرقے کو پرموٹ کرنے کے لیے مرے جاتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔

سورہ المائدہ آیات 32 تا 37 پارہ 6

اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے گا۔ تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جو کسی ایک کو بچائے گا۔ تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔ اور بیشک ہمارے رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک لے کر آئے۔ پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف ذریعہ تلاش کرو۔ اور اسکے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ جن لوگوں کفر کیا۔ یعنی نافرمانی کی یعنی فرقے بنائے۔ اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں۔ جو زمین میں ہیں اور اس جتنی اور بھی ہوں۔ تاکہ وہ یہ مال فدیے میں دے کر قیامت کے دن عذاب جان چھڑا لیں۔ تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں۔ لیکن وہ وہاں سے نکل نہ سکیں گے۔ اور ان کے لیے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے تورات میں لکھ دیا کہ جو کوئی کسی انسان کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے گا۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا۔ اور جو کسی کو ایک انسان کو بچائے گا۔ تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔ اور بیشک رسول ﷺ ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے۔ یعنی کتاب لے کر آئے۔ پھر ان کے بعد بھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو زمین میں حد سے نکل جانے والے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں۔ اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔ یا سولی پر لٹکائے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔ یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔ اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کر لیں۔

تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ رسول لوگوں کے پاس واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب لاتے ہیں۔پھراس کے باوجود ایسے لوگ ہوتے ہیں جو حد سے نکل جاتے ہیں۔اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف دوطرح سے کسی انسان کوقتل کرنے کی اجازت دی ہے۔نمبر 1 اُس نے کسی کے گھر کے کسی فرد کوقتل کیا ہو۔یعنی جسے قصاص کہتے ہیں۔اور دوسرا وہ لوگ جو زمین میں فساد مچاتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست لوگ۔ایسے لوگوں کی سزا بلا شبہ یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں۔یا سولی پر لٹکائے جائیں۔یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں۔یا ان کو جلا وطن کر دیا جائے۔یہ توان کی رسوائی دنیا میں ہوگی۔اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔مگر وہ لوگ جو تمھارے قابو میں آنے سے پہلے توبہ کرلیں۔تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بیشک بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔یعنی جب اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔تو ہمیں بھی نرم رویہ اختیار کرنا چاہیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اس کے راستے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کروتا کہ تم کامیاب ہوجاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ذریعہ ہے قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔تاکہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی اور جو قرآن پاک کے ساتھ اس کوشش کے برعکس رویہ اختیار کریں یعنی کفر والا رویہ اختیار کریں۔یعنی فرقہ پرست قرآن پاک سے لوگوں کو دور کریں گے۔قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کرسکیں گے ان کیلئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جاسکیں گے۔ان آیات میں حد سے نکلنے والے کی دنیا اور آخرت کی دونوں سزاؤں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔یہ فرقے بنانے والے یعنی حد سے نکلنے والے زمین میں فساد کرنے والوں کی سزا ہے۔

کیا ہم حد سے نکلنے والے لوگ ہیں۔یا حد میں رہنے والے لوگ۔۔۔یا ڈر ہے کہ اگر ہم حد سے نکلنے والے لوگ ہوں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نافرمان ہوں گے۔اور اگر ہم حد میں رہنے والے لوگ ہوں گے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہوں گے

خواتین وحضرات

آج میں قرآن پاک سے وہ کہانی پیش کررہی ہیں یعنی وہ مکالمہ پیش کررہی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعے ہم تک پہنچایا ہے۔آج میں آپ کے سامنے چند آیات رکھنا چاہتی ہوں۔ان آیات کے ذریعے ہم اپنا تجزیہ کریں گے. کہ ہم انسان ہیں یا شیطان ہیں یعنی کیا ہم شیطان کی اطاعت کررہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کا حکم مان رہے ہیں۔۔۔

سورہ طٰہ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

ترجمہ

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ادم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اسے سجدہ کیا مگر اس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے ادم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ۔ پھر شیطان نے ادم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے اخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگے اور ادم نے اپنے رب کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا۔پھر ان کے رب نے انہیں منتخب کرلیا۔ان کی توبہ قبول کرلی اور ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ نے کہا تم دونوں سب یہاں سے اتر جاؤ۔تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت ائے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا تو اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا۔حالانکہ میں تو دنیا میں انکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ کہے گا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئی تھیں۔تو تم نے انہیں بھلا رکھا تھا اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی ایات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان ایات میں اللہ تعالی نے ہمیں بتایا ہے کہ دنیا اباد ہونے سے پہلے اسمانوں پر انسان کے بارے میں کیا گفتگو ہوئی ہے۔اللہ تعالی نے ہمیں شیطان کی کیا پہچان بتائی ہے اور انسان کی کیا پہچان بتائی ہے ۔اللہ تعالی فرماتے ہیں اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ ادم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اسے سجدہ کیا مگر اس نے حکم نہ مانا۔ ....

خواتین وحضرات

دیکھیں۔کہ شیطان نے اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔یعنی آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا یعنی اللہ تعالی نے اپنے نافرمان یعنی شیطان کے بارے میں ۔آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔کہ کہیں وہ تمہیں جنت سے نہ نکلوا دے۔یہاں تو تمہیں نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس لگتی ہے نہ ننگے رہتے ہواور نہ دھوپ لگتی ہے ...... مگر ہوتا کچھ یوں ہے کہ آدم کے دل میں شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ اے آدم میں تمہیں وہ درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔اوران دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستران پر ظاہر ہوگئے تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگے۔آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گیا پھر اللہ تعالی نے آدم کی توبہ قبول کی۔ اور انہیں ہدایت دی اور منتخب کرلیا۔اللہ تعالی نے ان سے کہا کہ اپ سب زمین پر چلے جاؤ پھر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ائے گی تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا کہ اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا۔جواب میں اللہ تعالی کہے گا کہ جب میری آیات تمہارے پاس ائی تھی تو تم نے بھی انہیں بھلا رکھا تھا۔اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ آدم کو زمین پہ اتر جانے کا حکم دیا گیا اور ساتھ یہ نصیحت کی کہ تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی۔جو بھی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ وہ تکلیف اٹھائے گا اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا۔تو اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔۔اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

خواتین وحضرات

آئیں آج ہم اپنا تجزیہ کریں کہ ہمارا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے

خواتین وحضرات

حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن لوگوں نے قرآن پاک سے منہ موڑا ہوا ہے جن کی معیشت تنگ ہے۔جو قران پاک کی ہدایت کی اطاعت نہیں کر رہے بلکہ وہ ان لوگوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں یعنی شیطان ہیں۔یعنی جنہوں نے فرقے بنا رکھے ہیں۔یعنی ہم لوگ اللہ تعالی کے نافرمانوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔۔حالانکہ اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے قران پاک میں ہمیں پیغام پہنچا دیا ہے۔کہ اللہ تعالی کی رسی یعنی قران پاک کو مضبوطی سے تھام لو اور تم تفرقہ نہ ڈالنا۔مگر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بدبخت قوم ہیں کہ ہم ان نافرمانوں کی اطاعت کر رہے ہیں جو اللہ تعالی کے حکم کو مانتے ہی نہیں اور فرقوں کو جنہوں نے مضبوطی سے تھام رکھا ہے اور ہمیں بھی فرقوں پر مجبور کر رکھا ہے۔۔جس طرح شیطان اللہ تعالی کا نافرمان تھا۔فرقہ پرست بھی اللہ تعالی کے نافرمان ہیں۔اسی طرح جس طرح شیطان نافرمان تھا۔اگر ہم نے اللہ تعالی کے نافرمانوں کی اطاعت کی تو ہم بھی گمراہ ہو جائیں گے اور ہماری زندگی تکلیفوں میں گزرے گی اور اللہ تعالی قیامت والے دن ہمیں اندھا کر کے اٹھائیں گے اس لیے کہ ہم نے قرآن پاک سے منہ موڑ رکھا ہے اور اللہ تعالی کی آیات کو بھلا رکھا ہے اور بغیر سوچے سمجھے اسے پڑھتے ہیں۔یعنی ہم اللہ تعالی کی ایات پر ایمان نہیں لائے ہیں یعنی ہم اللہ تعالی کی آیات کو نہیں مانتے۔۔۔۔۔لہذا ہمیں آخرت میں اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا اور شدید عذاب ہوگا جو ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ۔کیونکہ ہم حد سے نکل گئے تھے۔

خواتین حضرات

آپ نے ان آیات میں انسان اور شیطان میں فرق دیکھا۔شیطان وہ ہے۔جو اللہ تعالی کا نافرمان ہے۔پھر اس پر ڈٹ جاتا ہے۔آدم نے بھی اللہ تعالی کی نافرمانی کی۔اور درخت کا پھل کھایا مگر اس نے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا اور اللہ تعالی سے معافی مانگ لی توبہ کر لی تو اللہ تعالی نے اس کو معاف کر دیا اور اس کو منتخب کر لیا۔

خواتین وحضرات

آج ان آیات کا تجزیہ صرف اتنا ہے کہ اج ہم اللہ تعالی کے نافرمان ہیں یعنی ہم نے فرقے بنا رکھے ہیں اگر ہم فرقوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالی کی رسی یعنی قران پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں تو ہم انسان ہیں اگر اس کے برعکس جیسا کہ ہم فرقوں پر قائم ہیں اور اللہ تعالی کے نافرمان بن کر زندگی گزار رہے ہیں تو ہم دراصل شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے گی تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا

خواتین وحضرات

اگر آج ہم قرآن پاک کی اطاعت شروع کر دیں۔تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے۔۔۔

خواتین وحضرات

میں اس کہانی کا خلاصہ آپ کو اپنے الفاظ میں بیان کرتی ہوں کہ ہم لوگ زمین پر آباد ہیں. ہمارے پاس اللہ تعالی کی ہدایت اور نصیحت یعنی قرآن پاک موجود ہے.. اگر کوئی انسان جتنا بھی حلیہ بدل کر آپ کے سامنے آجائے اور آپ سے جنت کی میٹھی میٹھی باتیں کریں اور اپ کو جنت میں جانے کے طریقے بتائیں۔ تو اس سے کہیں کہ ہمیں یہ حکم قرآن پاک میں دکھاؤ۔ اگر وہ یہ حکم قرآن پاک میں نہ دکھاسکیں. تو سمجھ لیں کہ بس وہی شیطان ہے..... چاہے وہ آپ کی سگی ماں ہو یا باپ ہو یا کوئی مولوی ہو یا مفتی ہو.... بس ایک ہی بات کہوں گی ۔ کہ قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت کرو.. ورنہ جنت کا خواب خواب ہی رہ جائے گا.. جنت کی شکل بھی نہ دیکھ سکو گے.

اگر قران پاک کی اطاعت کرو گے ۔ تو ان شاء اللہ اللہ تعالی ہمیں بھی اپنے پاس اسی طرح رکھے گا ۔جس طرح اللہ تعالی نے فرشتوں کو رکھا ہوا ہے۔ یاد رہے کہ فرشتوں نے بھی اللہ تعالی کا حکم مانا ہے اور آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا ہے. لہذا شیطان نہ بننا..

بلکہ آدم بننا۔ جس طرح آدم سے غلطی ہوئی ۔اور انہوں نے توبہ کی. اس طرح تم بھی اپنے فرقے سے توبہ کر کے اللہ تعالی کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو. اللہ تعالی تمہاری توبہ قبول کر کے تمہیں بھی اپنا پسندیدہ بندہ بنالے گا۔

سورہ مومن آیات 41 تا 43 پارہ 24

اے میری قوم کیا بات ہے ۔کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں ۔اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو، کہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی کروں ۔اور اس کے ساتھ اُس کو شریک کروں ۔جس کا مجھے علم نہیں ۔اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ۔اس میں کوئی شک نہیں ۔کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔ وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے ۔اور نہ آخرت میں ۔اور یہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے اور یہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کر رہا ہے ۔وہ کہتا ہے ۔اے میری قوم کیا بات ہے ۔کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں ۔اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو۔ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو، کہ میں اللہ تعالی کی نافرمانی کروں ۔اور اس کے ساتھ اُس کو شریک کروں ۔جس کا مجھے علم نہیں ۔اور میں تم کو غالب بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ۔اس میں کوئی شک نہیں ۔کہ جسطرف تم مجھے بلاتے ہو۔ وہ نہ دنیا میں پکارا جاتا ہے ۔اور نہ آخرت میں ۔اور یہ کہ ہمیں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے ۔اور یہ کہ حد سے نکلنے والے ہی آگ والے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر بات کا جواب بار بار دیا ہے ۔تاکہ ایک انسان گمراہ نہ ہو۔ مثلاً مسلم کسے کہتے ہیں ۔مسلم یا اسلام کا مطلب ہے اللہ تعالی کا فرمابردار ۔یعنی قرآن پاک کا فرمابردار ۔مگر فرقہ پرست تو قرآن پاک کی فرمابرداری نہیں کرتے ۔وہ تو مسلم ہی نہیں ہیں ۔یعنی وہ اسلام ہی نہیں لائے ۔وہ لوگوں کو رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں گمراہ کر رہے ہیں ۔رسول کی اطاعت کا مطلب رسول کے ذریعے لائی گئی کتاب پر ایمان لانا ہوتا ہے ۔

اور وہ اللہ تعالی کی آیات پر ایمان ہی نہیں لائے ۔صرف دعویٰ ہے ۔قرآن پاک تو جلیل القدر کتاب ہے ۔

سورہ مومن آیات 26 تا 28 پارہ 24

اور فرعون نے کہا ۔کہ مجھے چھوڑ دو ۔کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں ۔اور وہ اپنے رب کو پکارے ۔ بیشک میں ڈرتا ہوں ۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اور زمین میں فساد نہ پھیلائے ۔اور موسیٰ نے کہا ۔کہ بے شک میں اپنے رب اور تمھارے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے جو حساب کے دن پر ایمان نہ لائے ۔اور ایک آدمی جو مومن تھا ۔فرعون کی قوم میں سے تھا ۔جو اپنا ایمان چھپا رہا تھا ۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو ۔جو یہ کہتا ہے ۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے ۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے ۔اور اگر یہ جھوٹا ہے ۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے ۔اور اگر وہ سچا ہے ۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا ۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا ۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں فرعون اپنی قوم سے خطاب کر رہا ہے ۔فرعون کہتا ہے ۔ مجھے چھوڑ دو ۔کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں ۔اور وہ اپنے رب کو پکارے ۔ بیشک میں ڈرتا ہوں ۔کہ وہ تمھارے دین کو بدل نہ ڈالے ۔اور زمین میں فساد نہ پھیلائے ۔ان آیات میں ایک مومن مرد رسولوں یعنی موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ملکر تورات کی تبلیغ کر رہا ہے ۔وہ کہتا ہے ۔کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو ۔جو یہ کہتا ہے ۔کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے ۔اور پھر وہ تمھارے پاس واضح دلائل لے کر آیا ہے ۔اور اگر یہ جھوٹا ہے ۔تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے ۔اور اگر وہ سچا ہے ۔تو جو وعدہ تم سے کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر پڑ کر رہے گا ۔بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا ۔جو حد سے نکلنے والا اور جھوٹا ہو ۔

خواتین وحضرات

واضح دلائل میں موسیٰ کے پاس تورات تھی اور معجزے تھے ۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کی طرف بلاتے تھے ۔مگر فرعون پھر بھی انہیں فساد کرنے والا کہہ رہا ہے ۔حالانکہ وہ خود فسادی تھا کہ موسیٰ کی قوم میں جو لڑکے پیدا ہوتے تھے ۔ان کو قتل کروا تا تھا ۔اور ان کو اپنا غلام بنا رکھا تھا ۔اُسے اپنا فساد یاد ہی نہیں ۔کیا ایک اللہ تعالی کی طرف بلانا فساد تھا ۔

سورہ توبہ آیت 112 پارہ 11

توبہ کرنے والے اُس کی غلامی کرنے والے اُس کی تسبیح کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے۔ نیکی کا حکم کرنے والے۔ اور بُرائی سے روکنے والے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔ ایسے ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ایسے ایمان والوں کو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اسکی اطاعت کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔ جو توبہ کرنے والے اُس کی غلامی کرنے والے اُس کی تسبیح کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے۔ نیکی کا حکم کرنے والے۔ اور بُرائی سے روکنے والے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

ایسے ایمان والوں کو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اسکی اطاعت کرنے والوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔ یعنی جنت کی خوش خبری سنا دیجیے۔

سورہ ابراہیم آیات 9 تا 18 پارہ 13

کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں۔ نوح عاد اور ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں دیے۔ اور کہا۔ جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اس کے نافرمان رہیں گے۔ اور جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمھیں اس لیے بلا رہا ہے۔ کہ تمھارے گناہ معاف کر دے۔ اور ایک وقت مقرر تک تمھیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ تم یہ چاہتے ہو۔ کہ ہمیں ان کی بندگی یعنی غلامی سے روک دو۔ جن کی ہمارے باپ دادا بندگی یعنی غلامی کرتے آئے ہیں۔ پھر ہمارے پاس دلیل لاؤ۔ رسولوں نے کہا۔ کہ بے شک ہم تو صرف انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے۔ احسان کر دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ ہم تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر سکیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ پر کیوں نہ بھروسہ کریں۔ حالانکہ اُس نے ہمیں راستوں کی ہدایت دی ہے۔ اور تم جو ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ رکھنے والوں کو اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی۔ انہوں نے اپنے رسولوں سے کہا۔ کہ ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا تم ہماری ملت پر واپس آجاؤ۔ پھر ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی۔ کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور یقیناً ان کے بعد تمھیں زمین میں آباد کر دیں گے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور انہوں نے فیصلہ مانگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر جابر اور سرکش کو ناکام کر دیا۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔ اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔ اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔ اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اُن لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ کہ جب رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی کتاب لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو لوگ اُن کے ساتھ کیا کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ رسول یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے کو اپنے ملک سے نکالنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام ناگوار ہوتا ہے۔ جب کہ رسول خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے راستے ہوتے ہیں۔ اس پیغام کو قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دینے تھے۔ مگر لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے۔ جبکہ باپ دادا کے راستے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے سارے لوگوں کو سرکش اور جابر کہتے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں۔ بلکہ یہ سارے مل کر رسول کے بھرپور خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔ اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔ اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔ اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔۔۔

جن لوگوں کا دل قرآن پاک سے غفلت میں ہے۔ یعنی فرقہ پرست ان کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔

سورہ کہف آیات 27 تا 31 پارہ 15

اور آپ اُسے پڑھتے رہیں جو آپ کی طرف آپ کے رب کی کتاب سے وحی کیا گیا ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ اور آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی

جگہ نہ پائیں گے۔ آپ ﷺ ان لوگوں کے ساتھ صبر کرتے رہیں۔ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آنکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں۔ کہ آپ دنیا کی زندگی کے آرائش کے طالب ہو جاؤ۔ اور اس کی اطاعت نہ کرو۔ جس کا دل ہم نے اپنی نصیحت یعنی قرآن سے غافل کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی خواہش کی اطاعت کی ہے۔ اور اس کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور کہہ دو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے۔ پھر جو کوئی چاہے تو ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرلے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کی ہے۔ جس کے پردے ان کو گھیر لیں گے۔

اور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے۔ تو بیشک ہم اس کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ جس نے اچھا عمل کیا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب بدلہ ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے والے لوگوں سے اللہ تعالی پیار کا اظہار کر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان سے آپ ﷺ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور کفر یعنی فرقے بنانے والوں یعنی دونوں کا ٹھکانہ اور بدلہ دکھایا گیا ہے۔ ان آیات میں ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے انعامات کا ذکر ہے۔ اور کفر کرنے والوں یعنی فرقے بنانے والوں کے لیے سخت ترین سزا کا ذکر ہے جس کو پڑھ کر انسان کانپ جاتا ہے۔۔ آپ ان آیات کو بار بار پڑھیں کہ قرآن پاک کو صرف منہ سے مان لینے کا نام ایمان نہیں ہے۔ بلکہ اس کو سچ سمجھنا اور اس سچ کے مطابق عمل کرنا ایمان والا بناتا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو ایمان والا بنائے آمین۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ کفر یعنی نافرمانی کرنے والے یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اپنی نصیحت یعنی قرآن پاک سے غافل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اپنی خواہش کی اطاعت کی ہے۔ اور ان کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ کفر کرنے والے یعنی فرقہ پرست ہیں۔ جن کے لیے ابدی سزا ہے

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالی نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا ہے. ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالی کی رضامندی چاہتے ہیں. ایمان والے ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپ کی انکھیں ان سے ہٹنے نہ پائیں... اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو نصیحت یعنی قران پاک سے غافل ہیں. یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے خواہشات کی اطاعت کر رہے ہیں. ان کا کام حد سے بڑا ہوا ہے. یعنی فرقہ پرست جو اپنے مطلب کی کتابیں پڑھتے ہیں۔

... اللہ تعالی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کہ کہہ دو کہ یہ قرآن پاک تمہارے رب کی طرف سے سچ ہے جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے نافرمانی کریں. بے شک ظالموں کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ تیار کر رکھی ہے.

ان آیات میں ایمان والے لوگوں پر انعامات کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور جن لوگوں کے دل قران پاک سے غفلت میں ہیں ان کی سزا بڑی سخت سنائی گئی ہے۔ جن کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ کہ ور اگر وہ فریاد کریں گے تو پگھلتے ہوئے تانبے کی مانند کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ جو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ ان کا پینا بھی برا ہے اور رہنے کی جگہ بھی بری ہے۔ جبکہ ایمان والوں کے بارے میں فرمایا۔ ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں۔ ان کے نیچے نہریں رواں ہیں اور اس میں انہیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ اور وہ سبز باریک ریشم اور دبیز ریشم کے کپڑے پہنیں گے۔ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھیں گے۔ خوب بدلہ ہے اور خوب آرام گاہ ہے۔

وہ کون سا انسان ہے۔۔ جو حد سے گزر جانے والا گناہ گار ہے۔

سورہ مطففین آیات 1 تا 36 پارہ 30

تباہی ہے کمی کرنے والوں کے لئے۔ کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں۔ اور جب ان کو تول کر دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ یہ اٹھائیں جائیں گے۔ اور اس دن جب سب رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ ہرگز نہیں بیشک نافرمانوں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ کیا ہے سجین۔ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ تباہی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔ جو دین کے دن کو جھٹلاتا ہے۔ اور اسے نہیں جھٹلاتا مگر ہر وہ شخص جو حد سے گزر جانے والا گناہ گار ہے۔

اس پر جب ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ

چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں بیشک اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہرگز نہیں بے شک نیک لوگوں کے اعمال نامے علیین میں ہیں۔ اور تمہیں کیا خبر کہ کیا ہے۔ وہ علیین۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اسے مقرب دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمت میں ہونگے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر تم نعمت کی رونق پاؤ گے۔ ان کو خالص شراب پلائی جائے گی۔ جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اس میں تسنیم کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہے۔ جس سے پانی مقرب لوگ پیئیں گے۔

بیشک جنہوں نے جرم کیے تھے۔ مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں پر ہنستے تھے۔ جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آنکھیں مارتے تھے۔ اور جب اپنے اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو ہنستے ہوئے پلٹتے تھے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے۔ بے شک یہ گمراہ لوگ ہیں۔ حالانکہ وہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج ایمان لانے والے لوگ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ تختوں پر دیکھ رہے ہوں گے کافروں کو ضرور بدلہ دیا جائے گا۔ جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں یعنی مجرموں اور ایمان والوں یعنی مقرب لوگوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔ ایمان والے لوگ یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مسندوں یعنی تختوں پر بٹھائے گا۔ جو کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر ہنس رہے ہوں گے۔ جن کافروں یعنی فرقہ پرست لوگوں نے شان نزول کے ذریعے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو پہلے لوگوں کے قصے قرار دیا۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں نے تمام قرآن پاک کی آیات کو کسی نہ کسی سے جوڑ کر کہانی بنا کر اللہ تعالیٰ کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ جب ان کو آیات دکھائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یعنی اس کی تاریخ یہ ہے اس میں یہ واقعہ ہے۔ اور ہر آیت کو کسی نہ کسی صحابی سے جوڑا ہوا ہے۔ یعنی یہ آیات اُن کے لیے تھیں۔ اور ہم تو گویا بڑے پاکباز ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ ہرگز نہیں اس روز یہ اپنے رب سے روک دیے جائیں گے۔ پھر بیشک وہ جہنم میں داخل ہونے والے ہیں۔ پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی جہنم ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ فرقہ پرستوں نے جہنم کو جھٹلا رکھا ہے۔ ایسے ایسے طریقے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ جہنم سے لوگوں کو نکال لیں گے۔ اے کافرو۔ کوئی اس قسم کی آیت تو دکھا دو۔ حد سے گزرنے والوں تمھارا یہ حال ہوگا۔ جو پچھلی آیات میں بیان ہوا ہے۔ کیونکہ کفر کرنے کا ثواب تو تمھیں مل کر رہے گا۔

اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حد سے گزرنے والے لوگ وہ ہیں۔ جو رسول کے ذریعے بھیجے گئے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ یہ حد سے گزرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرقہ پرستوں نے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔۔۔

سورہ انبیاء۔ آیات 1 تا 10۔ پارہ 17

لوگوں کے حساب کا وقت آپہنچا ہے اور وہ ابھی تک غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں جب بھی ان کے ان رب کے طرف سے کوئی نصیحت یعنی کتاب آتی ہے تو اسے سن لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ ظالم خفیہ مشورے کرتے ہیں کہ کیا یہ تمہارے جیسا انسان نہیں پھر تم دیکھتے ہوئے بھی جادو کے پاس کیوں آتے ہو۔ پر رسول ﷺ نے کہا کہ میرا رب زمین اور آسمان کی ہر بات جانتا ہے وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات ہیں بلکہ رسول ﷺ نے اسے خود ہی بنا لیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے ورنہ اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسا کہ پہلے رسول بھیجے گئے تھے اس سے پہلے ہم نے جس بستی کو بھی ہلاک کیا وہ معجزے دیکھ کر ایمان لے آئے تھے۔ تو کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور آپ ﷺ سے پہلے بھی ہم نے مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لو اور ہم نے ان انبیاء کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہم نے ان سے اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں!

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالی اپنی طرف سے بھیجنے والی کتاب کی ضرورت اہمیت اور مقصد کوسختی اور شدت سے واضح کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے جبکہ لوگوں کو کوئی فکر ہی نہیں ہے جب بھی اللہ تعالی کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے تو اسے سن تو لیتے ہیں مگر کھیل میں پڑے رہتے ہیں ان کے دل غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا سلوک دکھا رہے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سن تو لیتے ہیں مگر وہ جن کاموں میں مصروف ہوتے ہیں ان میں ویسے ہی مصروف رہتے ہیں اور ان کو چھوڑتے نہیں ہیں یعنی اپنے کرتوتوں سے باز نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نعمت سے اپنے اصلاح نہیں کرتے نصیحت کو نہیں سمجھتے ان کے دل اسقدر غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ وہ جانتے نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں یہ سلوک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ ہوتا ہے اب جو رویہ رسول کے ساتھ اختیار کرتے ہیں وہ دکھایا جا رہا ہے پہلے اجتماعی بات ہو رہی تھی اب رسول ﷺ کے بارے میں جو خفیہ مشورے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ وہ بتا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا یہ رسول ﷺ تم جیسا انسان نہیں ہے جب لوگ یہ بات جانتے ہیں تو پھر نہ جانے اس کے جادو میں کیوں پھنس جاتے ہیں لوگوں نے مزید یہ بھی کہا کہ یہ قرآن خواب کے خیالات جیسی کتاب ہے بلکہ پیغمبر نے اسے خود ہی بنالیا ہے یہ ایک شاعر ہے اگر یہ نصیحت اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہوتی تو اسے ہمارے پاس معجزہ لانا چاہیے تھا جیسے پہلے رسول معجزہ لے کر آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب پہلے رسول معجزہ لے کر آتے تھے تب یہ میری نصیحت کو کونسا مان لیتے تھے ان لوگوں کا رویہ ان لوگوں جیسا ہی تھا۔ وہ معجزے دیکھ کر کونسا ایمان لے آتی تھی پھر اللہ تعالیٰ معجزے کو مسترد کرنے کیلئے اور قرآن پاک کو امر کرنے کیلئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر آئے وہ مرد ہی تھے اگر آپ لوگ نہیں جانتے تو نصیحت والوں سے پوچھ لیں۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی کتابوں کا نام بھی نصیحت تھا۔ نصیحت والوں سے پوچھنے کا مطلب ہے جو ان کتابوں کو پڑھنے والے ہیں ان سے پوچھ لو کہ پہلے جتنے بھی رسول آئے۔ وہ سب مرد ہی تھے وہ کھانا کھاتے تھے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ تھے جب لوگوں نے ان کی بات نہ مانی تو ہم نے ان سے کیے وعدے کو سچا کیا۔ رسول کے ساتھ ساتھ جس کو بچانا چاہا بچالیا۔ اور حد سے نکلنے والوں کو ہلاک کر دیا پھر اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والوں لوگوں سے مخاطب ہیں اور فرماتے ہیں لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے تمہارے لئے ہی نصیحت ہے تو کیا تم اتنی سے بات بھی نہیں سمجھتے ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے معجزے کو مسترد کر کے قرآن پاک کو امر کر دیا ہے اور ان آیات میں رسول ﷺ لوگوں کو ایک جواب دیتے ہیں کہ میرا اللہ خوب جانتا ہے جو زمین و آسمان کی ہر بات جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

حد سے گزرنے والے لوگ وہ ہیں۔ جو رسول کے زریعے بھیجے گئے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ یہ حد سے گزرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرقہ پرستوں نے تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔۔۔

سورہ یونس آیات 11 تا 17 پارہ 11

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پہلو پر بیٹھے ہوئے۔ اور کھڑے ہر حالت میں ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم ان کی تکلیف دور کر دیتے ہیں۔ تو یوں چل دیتا ہے۔ گویا اس نے ہمیں اس تکلیف میں پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنھوں نے ظلم کیا تھا۔ ہلاک کر دیا۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ مگر اس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

۔پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔ تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۔اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ تو کہتے ہیں۔ اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ۔ یا اس میں تبدیلی کر دو۔ آپ ﷺ کہیے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کر دوں۔ میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمائی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔ اور نہ ہی اللہ تمیں اس سے آگاہ کرنا۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزارا ہے۔ پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوقسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو حد سے نکلنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔پہلی قسم میں اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کا زکر کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ ہلاک کر دیا۔ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔مگر اس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔یعنی جب ان کے پاس رسول واضح دلائل یعنی معجزے سمیت کتاب لے کر آئے۔تو لوگوں نے انہیں رد کر دیا۔اس ظلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی امت کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔یعنی ہماری بات کر رہے ہیں۔کہ پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔رسول ﷺ کی امت نے رسول ﷺ کے ساتھ جو رویہ اپنایا ہے۔وہ اللہ تعالیٰ دکھا رہے ہیں۔یعنی بتا رہے ہیں۔کہ اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔تو کہتے ہیں۔اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ۔یا اس میں تبدیلی کر دو۔آپ ﷺ کہیے۔مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کر دوں۔میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔اگر میں اپنے پرودگار کی نافرمائی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔اور نہ ہی اللہ تمہیں اس سے آگاہ کرنا۔میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزارا ہے۔پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

پہلی امتوں کی طرح رسول ﷺ کی امت نے بھی واضح دلائل والی آیات یعنی قرآن پاک کو قبول نہ کیا اور رسول ﷺ سے مختلف تقاضے کیے۔آج بھی ہر فرقہ اصل قرآن پاک کے بجائے تشریح کی آڑ میں اپنی احادیث شان نزول کے طور پر پڑھاتے ہیں۔اس طرح قرآن پاک کو بدل کر بتاتے ہیں۔یہ حد سے گزرنے والے لوگ ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ یہ اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

سورہ توبہ آیات 95 تا97 پارہ11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں۔وہ ناپاک ہیں۔تمام نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست ناپاک ہیں۔کیونکہ قرآن پاک کی حدود سے بے خبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے قریب اُن کو پائیں گے۔ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔اس لیے کہ ان میں درویش اور عالم ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

سورہ مائدہ آیات 76 تا80 پارہ6

آپ ﷺ کہہ دو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔جن کے اختیار میں تمھارا نفع نقصان کچھ نہیں۔اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔کہہ دو۔اے کتاب والو تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔اور نہ ایسے لوگوں کی خواہشوں کی اطاعت کرو۔جو پہلے ہی گمراہ ہو چکے ہیں۔اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں۔اور سیدھے راستے سے بھٹک چکے ہیں۔بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داودؑ اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت ہوئی۔یہ اس لیے کہ وہ نافرمان ہوگئے اور حد سے نکل گئے تھے۔وہ باز نہیں آتے تھے۔اُس برے کام سے جو وہ کرتے تھے۔ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے۔واقعی ان کا یہ کام بہت ہی برا تھا جو وہ کرتے تھے۔آپ ان میں سے اکثر دیکھیں گے۔کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔یقیناً بہت برا ہے جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجا ہے۔اور وہ یہ کہ ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ اگر اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر ایمان رکھتے ہوتے اور اس پر جو نبی ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے۔لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔آپ مومنوں کے ساتھ عداوت رکھنے میں یہودیوں اور مشرکین کو سب سے زیادہ پائیں گے۔اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے قریب اُن کو پائیں گے۔جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔اس لیے کہ ان میں درویش اور عالم ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ قیامت آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جو کتاب والے ہیں۔یعنی قرآن پاک والے ہیں۔کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی بندگی یعنی غلامی کرتے ہو۔جن کے اختیار میں تمھارا نفع نقصان کچھ نہیں۔اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔اے کتاب والو یعنی قرآن پاک والو۔ تم اپنے دین میں ناحق مبالغہ نہ کرو۔اور نہ ایسے لوگوں کی خواہشوں کی اطاعت کرو۔جو پہلے ہی گمراہ ہو چکے ہیں۔اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں۔اور سیدھے راستے سے بھٹک چکے ہیں۔بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے۔ان پر داودؑ اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت ہوئی۔یہ اس لیے کہ وہ نافرمان ہوگئے اور حد سے نکل گئے تھے۔وہ باز نہیں آتے تھے۔اُس برے کام سے جو وہ کرتے تھے۔ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے۔واقعی ان کا یہ کام بہت ہی برا تھا جو وہ کرتے تھے۔آپ ان میں سے اکثر کو دیکھیں گے۔کہ وہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں۔یقیناً بہت برا ہے جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجا ہے۔اور وہ یہ کہ ان سے اللہ تعالیٰ کا ناراض ہو۔اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ اگر اللہ تعالیٰ پر اور نبی پر ایمان رکھتے اور اس پر جو نبی ﷺ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے۔لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔آپ مومنوں کے ساتھ عداوت رکھنے میں یہودیوں اور مشرکین کو سب سے زیادہ پائیں گے۔اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے قریب اُن کو پائیں گے۔جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔اس لیے کہ ان میں درویش اور عالم ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

سورہ اعراف آیات 55 تا56 پارہ8

اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔اور زمین میں اصلاح ہو جانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والوں کے قریب ہے۔ احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔جس میں سارے قرآن پاک سے احاطہ کیا ہے۔

حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

سورہ یونس آیات 11 تا 17 پارہ11

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں پہلو پر بیٹھے ہوئے۔اور کھڑے ہر حالت میں ہمیں پکارتا ہے۔پھر جب ہم ان کی تکلیف دور کر دیتے ہیں۔تو یوں چل دیتا ہے۔گویا اس نے ہمیں اس تکلیف میں پکارا ہی نہ تھا۔اس طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال اچھے معلوم ہوتے ہیں۔اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ہلاک کر دیا۔ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔مگر اس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ ۔پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

۔اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ تو کہتے ہیں۔اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاوَ۔ یا اس میں تبدیلی کردو۔ آپ ﷺ کہیے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کردوں۔ میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔ اور نہ ہی اللہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزارا ہے۔ پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ جو حد سے نکلنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مجرم ہیں۔ پہلی قسم میں اللہ تعالیٰ نے پہلی امتوں کا ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم نے پہلے بھی بہت سی قوموں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا۔ ہلاک کردیا۔ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ مگر اس پر وہ ایسے نہ تھے کہ وہ ایمان لے آتے۔ مجرموں کو ہم اس طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ یعنی جب ان کے پاس رسول واضح دلائل یعنی معجزے سمیت کتاب لے کر آئے۔ تو لوگوں نے انہیں رد کردیا۔ اس ظلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کی امت کے بارے میں بات کررہے ہیں۔ یعنی ہماری بات کررہے ہیں۔ کہ پھر ان کے بعد ہم نے تمھیں زمین میں جانشین بنایا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ رسول ﷺ کی امت نے رسول ﷺ کے ساتھ یہ رویہ کیا۔ اللہ تعالیٰ دکھارہے ہیں۔ یعنی بتارہے ہیں۔

۔اور جب ان پر ہماری واضح والی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ جو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے۔ تو کہتے ہیں۔اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاوَ۔ یا اس میں تبدیلی کردو۔ آپ ﷺ کہیے۔ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں تبدیلی کردوں۔ میں تو اس کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ آپ کہیے اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے یہ قرآن نہ پڑھتا۔ اور نہ ہی اللہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے درمیان اپنی عمر کا بڑا حصہ گزارا ہے۔ پھر بھی تم سوچتے نہیں۔

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

خواتین وحضرات

پہلی امتوں کی طرح رسول ﷺ کی امت نے بھی واضح دلائل والی آیات یعنی قرآن پاک کو قبول نہ کیا اور رسول ﷺ سے مختلف تقاضے کیے۔

اور آج رسول ﷺ کے مجرموں کا یہ حال ہے کہ انہوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ میں قرآن بدل دیا ہے۔ ایسے مجرم کبھی فلاح نہیں پاتے۔ اور ہلاک ہوں گے۔ حالانکہ رسول ﷺ نے ان کو بتایا کہ وہ صرف وحی کی اطاعت کرتے ہیں۔ مگر یہ رسول ﷺ کے مجرم بن چکے ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک کو اندھوں کی طرح ہی پڑھا جارہا ہے۔ اور رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کررہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت تو یہ تھی کہ انہوں نے قرآن پاک کی اطاعت کی تھی تو لوگ بھی قرآن پاک کی اطاعت کرتے۔

خواتین وحضرات

میں جن الفاظ کے نیچے نشان لگا رہی ہوں۔ ان کا مطلب قرآن پاک سے وضاحت سے دکھاؤں گی۔ تاکہ آیات کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔۔۔۔۔۔

سورہ طٰہٰ۔ آیات 116 تا 127۔ پارہ 16

ورجب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔ اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔ آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہوگئے۔ تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔ اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوگے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا۔ تو اُس کی زندگی تنگ ہوجائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا

دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنہوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے ہمیں اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کیئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔ اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے بھی عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

یہ کوئی اور لوگ نہیں ہیں یہ ہم لوگ ہی ہیں جنہوں نے قرآن پاک کی ہدایت اور نصیحت کو چھوڑ رکھا ہے اور ہماری زندگی تنگ ہے یہ صرف قرآن پاک سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہے اگر ہم آج سے قرآن کی ہدایت اور نصیحت کی اطاعت شروع کر دیں تو نہ ہم گمراہ ہوں گے اور نہ تکلیف اٹھائیں گے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ہر طرف امن ہو جائے گا کسی کی جان اور مال کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور ہدایت کی اطاعت کرنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت ہے۔ اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

- سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔ اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ اور نصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

- سورہ انبیاء آیت 10 پارہ 17

بیشک ہم نے تمھاری طرف ایک کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمھارے لیے نصیحت ہے۔۔ پھر کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ جس میں ہمارے لیے نصیحت ہے۔ کیا ہم لوگوں میں اتنی عقل ہے کہ اس بات کو سمجھ سکیں۔

- سورہ زخرف آیات 43 تا 44 پارہ 25

جو آپ ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کیلئے نصیحت ہے اور آپ سے جلد ہی پوچھا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہے کہ قرآن پاک سیدھا راستہ ہے۔ قرآن پاک آپ ﷺ کیلئے لئے اور آپ ﷺ کی قوم کیلئے نصیحت ہے۔

اور ہم سے قرآن پاک کے بارے میں پوچھا جائے گا لہذا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔

ان مثالوں کو مزید پختہ کرنے کیلئے ایک اور مثال دیکھتے ہیں۔

سورہ تکویر آیت 27 تا 28 پارہ 30

''یہ قرآن تو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت ہے اس کے لئے جو کوئی تم میں سے سیدھا چلنا چاہتا ہو۔''

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو تمام جہان والوں کیلئے نصیحت کے طور پر بھیجا ہے وہ لوگ جو گمراہی سے بچنا چاہتے ہیں اور سیدھا چلنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ سیدھا چلنے والوں کیلئے قرآن پاک نصیحت ہے۔

قرآن پاک ہدایت ہے۔اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔اب جو انسان قرآن پاک کی ہدایت سمجھے گا وہی پرہیزگار رہو گا۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 9 پارہ نمبر 15

:یہ قرآن تو وہ ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ جو صالح اعمال کرتے ہیں کہ ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو ہدایت کہا۔اور ایمان لانے والوں کے لیے یعنی اس کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے اس میں خوشخبری ہے۔

سورہ مائدہ آیت 105 پارہ 7

اے ایمان والو۔تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر تم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔تم پر تمھاری اپنی زمہ داری ہے۔تمھیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اگر تم ہدایت پر ہو۔تم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔پھر وہ تم کو سب بتا دے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

ہم جانتے ہیں۔کہ ہماری ہدایت قرآن پاک ہے۔اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر ہوں گے۔تو کوئی گمراہ انسان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ہم سب نے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ کر واپس جانا ہے۔پھر وہ ہم سب کو بتا دے گا جو ہم کیا کرتے تھے۔

ہدایت کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ یونس۔آیات 108 تا 109۔پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔رسول ﷺ فرماتے ہیں۔لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔اب جو ہدایت یعنی قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور

میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

ہدایت کے بارے میں رسول ﷺ کا خطاب۔

سورہ نمل۔ آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں اب جو انسان ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف ایک خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبی کریمؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قرآن پاک سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے۔ تو اس سے کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے۔ اور ہمیں بھی قرآن پاک کے ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔ تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

ہدایت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

سورہ ذمر۔ آیت 41۔ پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آ گیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچا دیا ہے۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

احاطہ کتاب

موسیٰ علیہ السلام نے اُن لوگوں کو حد سے نکلنے والا کہا۔ جو اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کرتے تھے۔ اور نبیوں کو قتل کرتے تھے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کا پیغام سناتے تھے۔ ان کو قتل کرتے تھے۔

سورہ البقرہ آیات 60 تا 62 پارہ 1

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا۔ تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارو۔ تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ اوور ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے کھاؤ۔ اور پیو۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اور جب تم نے کہا۔ اے موسیٰ ہم ہرگز ایک جیسے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے۔ بس آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کریں۔ کہ ہمارے لیے زمین سے اُگنے والی چیزیں ساگ کھیرا گندم مسور اور پیاز پیدا کرے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم اُس کو بدل لینا چاہتے ہو ۔ جو حقیر ہے جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ۔ جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ وہ وہاں ہوگا۔ اور اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی نافرمانی کرتے تھے۔ اور ناحق نبیوں کو قتل کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔ اور صابی ہیں۔ ان میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰؑ کی قوم کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان تھی اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔ اس لیے اُن پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ٹھہر گئے۔ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے بڑھ جاتے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی اور نصرانی ہیں۔ اور صابی ہیں۔ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو موسیٰؑ کی قوم کے بارے میں بتایا۔ کہ مجموعی طور پر نافرمان انسان کیسا ہوتا ہے۔ البتہ اس کے علاوہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لائے۔ اور صالح عمل کرے ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ اور اُسے کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا۔

ہمارے پاس ہمارے نبی ﷺ جو اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں۔ اس پیغام کو ماننے اور سنانے والوں پر تمام فرقوں نے متفقہ فتویٰ دیا ہے۔ کہ جو اپنے اپنے فرقے کی احادیث کو نہ مانے۔ تو وہ مرتد ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔ یعنی جو صرف قرآن پاک کو مانے اور پہلی کتابوں کو مانے۔ اسے مرتد کہتے ہیں میری کتاب پڑھیں مرتد کسے کہتے ہیں۔ اس میں وہ تمام آیات موجود ہیں۔ جن میں فرقے بنانے والوں کو مرتد کہا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ حال دیکھیں۔ رسول ﷺ کی نام نہاد امت کا۔۔ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ ایسے تمام لوگوں کو فساد فی الارض کہتے ہیں۔

نام نہاد مسلمان میں ایک فیصد لوگ بھی ایسے نہیں ہیں۔ جو قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے پڑھتے ہوں۔ سب ثواب دارین حاصل کرنے کے لیے پڑھتے ہیں۔ اس طرح فرقہ پرست مفتی اندھوں میں کانا راجہ والی بات ہے۔ فرقہ پرست قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں۔ اور پھر وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہ حد سے نکلنے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ تشریح کی آڑ میں قرآن پاک کے بجائے اپنے اپنے فرقوں کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ اس طرح یہ گمراہ لوگ ہیں۔ چونکہ قرآن پاک کے بجائے اپنے فرقوں کی کتابیں پڑھاتے ہیں ۔ اس لیے حد سے نکلنے والے لوگ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے نافرمان ہیں۔ اگر قرآن پاک کی حدوں میں رہنے والے لوگ ہوتے۔ تو یہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت تھی۔۔۔

سورہ النساء۔ آیت 44 تا 45۔ پارہ نمبر 5

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ جنہیں کتاب کا کچھ علم دیا گیا ہے جس سے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری دوستی کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن کے پاس قرآن پاک کا تھوڑا سا علم ہوتا ہے۔ وہ اس سے گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں آپ بھی راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر ہو جائیں ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے تمہاری سرپرستی اور مدد کیلئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں وہ آج بھی قرآن پاک کا تھوڑا سا علم حاصل کرتے ہیں اور اس علم کو لوگوں کے گمراہ کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ لوگ دراصل نبیؐ کے دشمن ہیں جو قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اس سلسلے میں فرقے اختیار کرنے والوں کو دیکھ لیجئے قرآن پاک فرقہ بنانے سے منع کرتا ہے مگر وہ ضد میں یہی کام کرتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہیں۔ اور دوسروں کو قرآن پاک سے گمراہ کر رہے ہیں اور اس طرح گمراہی خرید رہے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

میں گزشتہ دنوں ایک فرقہ پرست کی تقریر سن رہی تھی۔ میں حیران رہ گئی۔ کہ کس طرح اُس نے ایک جم غفیر کو بے وقوف بنایا۔ اس نے جب اپنی تقریر کا اغاز کیا۔ تو فقط قرآن کی آیت کے چار لفظ بولے۔ نہ آیت کا نمبر بتایا نہ سورت کا نمبر بتایا۔ صرف چار لفظ بولے جس کا مطلب بھی نہ بتایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ کی کڑیاں جوڑنے لگا۔ اور اللہ تعالیٰ پر خوب بہتان بنائے۔ جتنے وہ بنا سکتا تھا۔ اور جس کی وہ خوب تیاری کر کے آیا تھا۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنا بنا کر بولے۔ اس سے گھر گھر شہر شہر فساد پھیل سکتا ہے۔ اُف اتنا فسادی۔

مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اس جم غفیر میں کوئی بھی ایسا نہ تھا۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوتا۔ وہ اس کو پکڑتا اور پوچھتا۔ کہ پہلے اُس آیت کا پورا ترجمہ سناؤ۔ جس سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔ وہ قرآن پاک سے دکھاؤ۔ کیونکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک زندہ وجاوید موجود ہے۔ اگر وہ باتیں قرآن پاک میں نہ پائیں جاتیں تو اس کے خلاف حکومت وقت سزا تجویز کرتی۔ مگر اندھوں میں کانے راجے بنے ہوئے ہیں۔ وہ خود اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بول بول کر لوگوں کے لیے سزائیں تجویز کر رہے ہیں۔ بقول ان کے وہ اولی امر ہیں۔ لوگو خبردار ہو جاؤ۔ یہ فرقہ پرست اولی امر نہیں۔ بلکہ قرآن پاک کے مطابق کافر ہیں مشرک ہیں۔ مرتد ہیں۔ ظالم ہیں۔ منافق ہیں۔ اور گمراہ ہیں۔ اور جہنمی ہیں۔ اور ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

میں حیران ہوں کہ اس فرقہ پرست نے اللہ تعالیٰ کی آیات کی اس طرح بے حرمتی کی۔ ان جیسوں کے لیے تو کوئی سزا نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر بہتان بنائے۔ کیا ان کے لیے کوئی سزا نہیں ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے قرآن پاک کا زرا سا علم حاصل کیا اور اس علم سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس طرح ان لوگوں نے لوگوں کو قرآن پاک سے گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور حد سے گزرنے والے لوگ ہیں۔ کیونکہ یہ شہر شہر گھر گھر فساد ڈالتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

تمام فرقہ پرستوں کا یہی طریقہ ہے۔ کہ وہ ایک ادھوری آیت عربی میں سنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے فرقے کی نمائندگی شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک کے زریعے تو صرف بلیک میل کیا جاتا ہے۔ قرآن پاک تو ایک دکھاوہ ہے۔ اصل میں تو صرف وہ اپنے فرقے کی طرف بلاتے ہیں۔ اس کو وہ رسول کی اطاعت کہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس قرآن پاک کا زرا سا بھی علم نہیں ہوتا۔ قرآن پاک کے مطابق اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے لیے قبول کرتے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا۔

سورہ رعد آیت 43 پارہ 13

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ اور اُس کی گواہی کافی ہے۔ جس کے پاس کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی گواہی کے لیے اس انسان کا انتخاب کر رہے ہیں۔ جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ رسول ﷺ کے زمانے میں ہر اُس انسان کو کافر کہا جائے گا۔ جو مختلف فرقوں پر تھے۔ ان تمام لوگوں میں سے صرف اُس انسان کی گواہی کو منتخب کیا گیا ہے جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔ گواہی کا یہ معیار قیامت تک کے لیے ہے۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ بیشک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔ کہ بیشک یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والوں کو اللہ تعالیٰ نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ۔یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں کافر ہو گئے۔ یعنی فرقے بنا لیے اور قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں قیامت تک آنے والے منافقوں کی شکل دکھائی گئی ہے ۔جو رسول ﷺ کے لیے تو گواہیاں دیں گے اور قرآن پاک سے روکنے والے ہوں گے۔

خواتین وحضرات

میں کتاب کے مضمون کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ کہ فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو قبول نہیں کیا۔ وہ قرآن پاک پر ایمان ہی نہیں لائے۔ اسی لیے وہ رات دن قرآن پاک میں غور کرنے کے بجائے اپنے نام نہاد مفسروں کی دی ہوئی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ جس میں فرقہ پرستوں کی تربیت کی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک پر اس لیے عمل نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس میں ہر بات کی تفصیل موجود نہیں ہے حالانکہ میں نے قرآن پاک سے اس پر دو مکمل کتابیں لکھی ہیں۔ مبین یعنی وضاحت کرنے والا کسے کہتے ہیں۔ دوسری کتاب قرآن پاک میں ہر بات کی تفصیل ہے۔ اتنی آیات قرآن پاک میں ہونے کے باوجود فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسر کی بات پر سختی سے کاربند ہے۔ اور اس طرح قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح قرآن پاک کو جھٹلایا ہوا ہے۔ اور معاشرے میں فساد کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے گئے۔ مگر فرقہ پرست قرآن پاک پر ایمان لائے ہی نہیں۔ یعنی انہوں نے قرآن پاک کو سچ ماناہی نہیں اور نہ ہی اسکی اطاعت کی ہے ۔۔اس طرح انہوں قرآن پاک کو جھٹلایا اور رسول ﷺ کو جھٹلایا یعنی ان کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلایا۔ اس طرح فرقہ پرست وہ لوگ ہیں۔ جب کوئی بھی رسول اپنی قوم کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا تو انہوں نے اس کو نہ مانا جس کی وجہ سے اس قوم پر عذاب آیا۔ اسی طرح فرقہ پرست اپنے نام نہاد مفسروں کے پیچھے لگ گئے اور انہوں نے بھی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کیا۔ اس طرح یہ لوگ عذاب ضرور چکھیں گے۔ اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ فرقہ پرست رسول ﷺ کے لیے معجزے ثابت کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تفصیل کے ساتھ رسول ﷺ کو معجزے نہ دینے کی وجہ سمجھائی۔ مگر فرقہ پرستوں نے قرآن پاک کو قبول کرنا گوارہ نہ کیا۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ معجزے اور واضح دلائل کسے کہتے ہیں۔

اور کیا فرقہ پرست نہیں جانتے کہ فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں اور فرقہ بنانے والے مشرک ہیں کیونکہ انہیں رسول ﷺ کی یہی بات ناگوار ہے۔ کہ فرقہ نہ بنانا۔ مگر انہوں نے بنا لیے۔ یعنی مفسر کو اپنا خدا بنا لیا اس لیے مشرک ہو گئے۔ اور رسول ﷺ کے پیغام کے دشمن ہی بن گئے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کیا ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ رسول ﷺ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ یہی دوسرے رسولوں کی طرف بھی وحی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوسرے رسولوں کو یہی وصیت کی۔ کہ دین میں فرقے نہ بنانا۔ اس بات کی طرف رسول ﷺ نے بھی بلایا۔ مگر مشرکوں کو یہی بات ناگوار ہے۔ اور وہ دین میں فرقے بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح مشرک بن جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشرک کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ رسول کی بات نہیں مانتے۔ اور فرقے بنا لیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی وصیت یہ تھی۔ کہ فرقے نہیں بنانے۔

فرقے بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔ بلکہ فرقے بنانے سے انسان اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور یعنی اپنے نام نہاد مفسر کی غلامی کرتا ہے۔ اسطرح مشرک بن جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے رجوع نہ کیا۔ یعنی قرآن پاک سے رجوع نہ کیا۔ تو ہم ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے۔

خواتین وحضرات!

اب ان آیات کو تفصیل سے دکھانا چاہوں گی۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 13 تا 16۔ پارہ نمبر 25

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کی وصیت اُس نے نوحؑ کو کی تھی۔ اور جو ہم نے آپ ﷺ کو وحی کی ہے۔ اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ کہ تم دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہ بنانا۔ یہی بات ان مشرکین کو ناگوار ہے۔ جس کی طرف آپ ﷺ بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے منتخب فرماتا ہے۔ اور جو اُس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس کو اپنی طرف آنے کی ہدایت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا بے شک وہ لوگ جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی طرف سے شک میں اور تذبذب میں پڑے ہیں بس آپ ﷺ اسی کی یعنی قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔ اور اس طرح قائم رہیے۔ جیسا کہ آپ کو حکم ملا اور ان کے خواہشوں کی اطاعت نہ کیجئے اور کہہ دیجئے کہ میں تو ہر کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے ایمان رکھتا ہوں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے اعمال تمہارے لیے تمہارے اعمال ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اس کے بعد کہ اس کو قبول کر لیا گیا ہے۔ ان کی دلیل ان کے رب کے نزدیک فضول ہے۔ اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا ہے۔ ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جو دین کا طریقہ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں فرقہ نہیں بنانا۔ یہی دین پہلے دوسرے رسولوں کو بھی وحی کے ذریعے بھیجا گیا مگر جو لوگ مشرک ہوتے ہیں ان کو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں لوگوں کا رویہ دکھایا گیا ہے جیسے لوگ پہلے تھے آج بھی لوگ قرآن پاک کی طرف سے شک اور تذبذب میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے اس وقت فرقے بنائے جب ان کے پاس علم یعنی قرآن پہنچ چکا تھا۔ ایسا صرف آپس کی ضد کی وجہ سے ہوا اور اگر ایک مقررہ وقت تک کیلئے ایک بات آپ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا۔

آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ بس لوگوں کو قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیے۔

خواتین وحضرات!

فرقہ پرستوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔ جن پر سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے غضب کے حوالے سے بتایا ہے۔ کیونکہ یہ گمراہ لوگ ہیں۔ رسول ﷺ کا پیغام جھٹلانے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام جھٹلانے والے لوگ ہیں۔ اور ان کو اسلام اور ایمان کا مطلب بھی نہیں آتا۔

سورہ طارق آیات 13 تا 14 پارہ 30

بے شک یہ قرآن ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔ اور یہ کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سنا کہ قرآن پاک فیصلے کرنے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور اس میں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہے۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور گروہ بن گئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے

اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔ کیونکہ فرقہ پرستوں کے آپس کے تعلقات قیامت والے دن ٹوٹ جائیں گے۔ اور قرآن پاک کا فیصلہ چلے گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے فیصلہ کرنے والے قرآن کا پیغام سنا کہ رسول ﷺ کا فرقہ بنانے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تمام فرقہ والے قرآن پاک کا فیصلہ سن لیں۔ یاد رکھیں کہ قیامت والے دن فیصلے نام نہاد مفسر یا فرقہ پرست نہیں کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کرے گا۔ دین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب سے نمٹ لے گا۔ جسے پہلی قوموں سے نمٹ لیا۔ اور ایک کے بعد ایک قوم بھیجتے رہے۔